سر! یہ تصدیق کر دیں

☆......☆......☆ ☆......☆ محمد رضوان آزاد ☆......☆ ☆......☆......☆

آج ہمارا معاشرہ جس قدر اخلاقی لحاظ سے انحطاط پذیر ہے اس کا اندازہ اس ایک واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے جو کہ خود میرے ساتھ پیش آیا۔ راقم الحروف

23-05-2014 بروز جمعہ کو ڈگری کالج اوکاڑہ میں NOC فارم کی تصدیق کروانے گیا ایڈمن بلاک میں داخل ہوا تو دائیں طرف وائس پرنسپل کا دفتر تھا اجازت لے کر اندر داخل ہوا بڑی سی کرسی پر بیٹھے استاد جو کہ طلباء کی تعلیم و تربیت پر مامور ہوں گے ان سے عرض کی کہ سر یہ فارم تصدیق کر دیں انہوں نے مجھے سٹاف روم کا کہہ دیا کہ وہاں سے تصدیق ہو گی۔ وہاں گیا تو دروازے کے ساتھ ہی سر پر آرمی کیپ پہنے ایک صاحب بیٹھے تھے ان سے سلام لے کر عرض کی کہ سر یہ تصدیق کر دیں۔ NOC فارم کی وصولی کے کاغذات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم کو سختی سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی بھی فارم سٹاف روم میں تصدیق نہ کیا جائے میں سٹاف روم سے نکلا تو ایک سٹوڈنٹ نے بتایا کہ ہیڈ کلرک آپ کا کام کر دے گا ان سے ملا تو انہوں نے بھی آگے کا راستہ بتا دیا۔ ایک جگہ ایک اور صاحب دیکھنے میں آئے دل میں خیال آیا کہ شاید ان کے ذریعے کام ہو جائے کیونکہ کہ کام ہی بہت بڑا تھا' خیر وہ تو موبائل فون پر گفتگو میں کسی سے مگن تھے اور وہ بھی اسی وائس پرنسپل کے دفتر میں داخل ہو گئے۔ ذہن عجیب کشمکش میں تھا کہ اتنے بڑے بڑے لوگ صرف یہ دستخط کرنے سے کیوں ڈرتے ہیں۔ میں اس ملک کا چور' ڈاکو یا بدمعاش تو نہ تھا کہ یہ سب دستخط کرنے سے ڈر رہے تھے' میں کوئی دو نمبر کام کروانے آیا تھا......؟؟؟ دو نمبر کام کے لیے اگر کسی MNA یا MPA (جو میٹرک بھی پاس نہیں ہوتے) ان کی صرف ایک کال آ جائے تو وہ سٹاف جو ایم فل اور پی ایچ ڈی ہے جو چونک اٹھتا ہے۔ اور فوری طور پر اس کو حل کرنے میں لگ جاتا ہے شاید باقی سٹاف بھی اسی طرح اخلاقیات سے خالی ہو؟ شاید یہی وجہ ہے کہ ان کی تعلیم کا اثر بھی ہمارے طلباء پر کتنا ہے۔ خیر کالج سے نکلا اور شاہد بک ڈپو جہاں سے فارم لیا تھا وہاں آیا اور سارا حال بتایا تو انہوں نے مجھے ایکسپریس کوریئر کے دفتر کی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو جمع کروا اور وہ خود تصدیق کروا لیتے ہیں۔ ان کے دفتر گیا اور بتایا کہ کالج میں تو مجھ سے کسی نے سیدھے منہ بات نہیں کی تو کرسی پر بیٹھے ایکسپریس کے ورکر نے کہا'' لو کی

اپنے گھر بہہ کے سیدھی گلنئیں کردے تونے فیر کالج گیا سی.........؟؟؟اس نے بتایا کہ سو روپے لگیں گے آپ کا کام ہوجائے گا میں نے سو روپیہ دے کر واپسی کا راستہ اختیار کیا ذہن میں عجیب خیالات جنم لے رہے تھے کہ یہ جو اخلاقیات سے خالی لوگ ہیں جن کو حکومت نے طلباء کی تعلیم وتربیت پر لگایا ہوا ہے ان کی سلیکشن کیسے ہوئی ہوگی۔؟؟؟ موٹر سائیکل کی سپیڈ فل اور دھوپ بھی تیز اور بلڈ بھی کنٹرول سے باہر ہو رہا تھا۔اسی پریشانی میں مبتلا میں گھر پہنچ گیا۔پاکستان کی جغرافیائی سرحدیں اور نظریاتی سرحدیں تو پہلے ہی اپنے اور بیگانے توڑنے پر لگے ہوئے ہیں اور ادھر اخلاقیات کی سرحدیں بھی ٹوٹتی دکھائی دے رہی ہیں پورے ملک میں یہی حال ہے۔صرف تعلق ہونا چاہیے پھر کام چاہے ایک نمبر ہو یا دو نمبر بغیر ٹینشن کے مکمل ہوتا دکھائی دے گا۔کیا سب طلباء سے گذارش کریں کہ پڑھنا پڑھانا تو مقدر کی بات ہے تعلق ضرور بنائیں تاکہ کل کو پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔**لا حول ولا قوۃ الا باللہ**

ہم جس نبی ﷺ کے امتی ہیں بحیثیت معلم ان کی سیرت پر نظر دوڑائی جائے تو بے شمار واقعات ملتے ہیں کہ آپ ﷺ طالب علم سے کس طرح پیش آتے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو طلباء کا خیر مقدم کرنے کا حکم دیا۔ ابن ماجہؒ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تمہارے پاس قومیں علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گی پس جب تم انہیں دیکھو تو انہیں خوش آمدید کہو اور ان کو تعلیم دو۔آپ ﷺ نئے آنے والے اجنبی شاگردوں سے پوچھا کرتے کہ وہ کون ہیں؟؟؟

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وفد عبدالقیس نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ وہ کون سی قوم کے لوگ ہیں؟ جواب میں انہوں نے عرض کیا ''ربیعہ قبیلہ کے لوگ ہیں''۔ امام مسلم حضرت ابورفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا اور آپ ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ایک پردیسی شخص دین کے متعلق سوال کرنے کے لیے حاضر ہوا ہے اس کو معلوم نہیں دین کیا ہے۔؟؟ اللہ کے رسول ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اپنے خطبہ کو ترک کیا یہاں تک کہ میرے پاس تشریف لائے اور جو کچھ اللہ نے ان کو سکھایا تھا اس میں سے مجھے سکھانے لگے پھر آپ ﷺ اپنے خطبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور باقی ماندہ حصہ کو مکمل فرمایا۔

محترم قارئین! ہم جس نبی ﷺ کے امتی ہیں ان کا اپنے طلباء کے ساتھ کیا سلوک تھا اور آج ہمارا......؟؟؟ نبی ﷺ کی سیرت کا اثر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم پر دیکھیں کس قدر اور آج ہمارا کتنا اثر و رسوخ ہے جس کی وجہ سے معاشرہ اخلاقیات سے خالی ہوتا جارہا ہے۔